129344 ـ بیوی کا نان و نفقہ والدین کے نفقہ پر مقدم ہو گا

سوال

کیا خاوند کے مال میں بیوی کا حق زیادہ ہے یا کہ خاوند کے والدین کا ؟
میں نے ایك سوال پڑھا جس میں بیان کیا گیا تھا کہ آدمی کے بیوی بچے اس کے مال کے زیادہ حقدار ہیں، اور کیا اگر آدمی کی آمدنی قلیل ہو تو کیا وہ بیوی بچوں کی ضروریات پر اپنے والدین کی ضروریات کو مقدم کریگا یا بیوی بچوں کی ضروریات والدین کی ضروریات پر مقدم ہونگی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جواب :

اول:

بلاشك و شبہ خاوند کے لیے بیوی بچوں کا خرچ لازم اور واجب ہے، اور اگر والدین فقراء و محتاج ہوں تو اسے والدین کا خرچ کرنے کا بھی مطالبہ کیا جائيگا، کیونکہ ان کی کوئی آمدنی نہیں ہے.

اس کی تفصیل سوال نمبر (10552) اور (111892) اور (6026) کے سوالات میں بیان ہو چکی ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں.

اور اگر آدمی ان سب پر خرچ کرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو سب پر خرچ کرنا واجب ہوگا.

اور اگر مال کی قلت اور ماہانہ آمدنی کم ہونے کی وجہ سے وہ سب پر خرچ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو پھر بیوی بچوں کا خرچ دوسروں پر مقدم ہوگا.

قرآن مجید میں تو اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی کہ بیوی کا نان و نفقہ کسی دوسرے پر مقدم کیا جائے، لیکن سنت نبویہ سے اس کا ثبوت ملتا ہے.

صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اپنے آپ سے شروع کرو اور اپنی جان پر صدقہ کرو اگر کچھ باقی بچ جائے تو پھر تیرے اہل و عیال کے لیے ہے،

اور اگر اہل و عیال سے بچ جائے تو پھر قریبی رشتہ داروں کا، اور اگر قریبی رشتہ داروں سے بچ جائے تو پھر ایسے ایسے تیرے سامنے اور دائیں بائیں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (997).

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صدقہ کیا کرو، تو ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک دینار ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اسے اپنے آپ پر صدقہ کرو.

اس شخص نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار ہے ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اسے اپنی بیوی پر صدقہ کرو.

اس شخص نے عرض کیا: میرے پاس ایک اور دینار بھی ہے ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اسے اپنی اولاد پر صدقہ کرو.

اس شخص نے عرض کیا: میرے پاس ایک اور دینار ہے ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلام نے فرمایا: اسے اپنے خادم پر صدقہ کرو.

وہ شخص عرض کرنے لگا: میرے پاس ایک اور دینار بھی ہے ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں اس کی زیادہ بصیرت ہے "

سنن ابو داود حدیث نبمر (1691) اور امام نسائی نے بھی روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ارواء الغلیل حدیث نمبر (895) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل و عیال پر خرچ کرنے کو صدقہ کا نام دیا ہے اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیے

کہ یہ صرف مستحب ہے، بلکہ یہ خرچ واجب ہے.

مہلب رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بالاجماع اہل و عیال کا نان و نفقہ واجب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس خدشہ کی خاطر صدقہ کا نام دیا ہے کہ کہیں لوگ واجب کی ادائیگی میں یہ خیال نہ کرنے لگیں کہ اس میں انہیں اجروثواب نہیں ملےگا، کیونکہ لوگوں کو صدقہ و خیرات کے اجروثواب کا علم ہے، اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ معلوم کرایا کہ یہ بھی ان کے لیے صدقہ کا درجہ اور ثواب رکھتا ہے، تا کہ وہ اسے اہل و عیال کی بجائے کہیں اور نہ دیں، بلکہ جب اہل و عیال سے کافی ہو اور زائد ہو جائے تو پھر وہ کہیں اور صرف کریں.

یہ چیز نفلی صدقہ کرنے کی بجائے پہلے واجب صدقہ کرنے کی ترغیب ہے، کہ واجب صدقہ کو نفلی پر مقدم کیا جائیگا "

دیکھیں: فتح الباری (9 / 623).

اور خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب آپ اس ترتیب پر غور کریں گے تو آپ کو علم ہو گا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے قریب اور اولی کو مقدم کیا ہے، اس کے بعد دوسرے نمبر والے کو رکھا ہے"

دیکھیں: عون المعبود (5 / 76).

اور امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب ایك شخص کے لیے کئی ایك محتاج اور ضرورتمند اکٹھے ہو جائیں جن میں اس پر نان و نفقہ لازم والے بھی شامل ہوں تو وہ دیکھےگا کہ اگر اس کا مال سب کے لیے کافی ہے تو وہ سب پر خرچ کریگا، یعنی قریبی رشتہ دار اور دور کے رشتہ دار سب کا خرچ ادا کریگا.

لیکن اگر وہ مال اس کے اپنے آپ پر خرچ کرنے کے بعد ایك فرد کا نفقہ بچے تو پھر وہ بیوی کو باقی رشتہ داروں پر مقدم کریگا... کیونکہ بیوی کا نفقہ تو خاوند کے ذمہ یقینی اور تاکید ہے، اور یہ وقت گزرنے سے بھی ساقط نہیں ہوتا، اور نہ ہی تنگ دست ہو جانے کی صورت میں بھی ساقط ہوگا " انتہی

دیکھیں: روضۃ الطالبین (9 / 93).

مرداوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" صحیح مذہب یہی ہے کہ والدین اور دادا پردادا اور اولاد چاہیے وہ جتنے بھی نیچے کی نسل میں ہوں کا نان و نفقہ معروف طریقہ سے اپنے اور بیوی کے خرچ کے بعد زیادہ مال ہونے کی صورت میں واجب ہے " انتہی

دیکھیں: الانصاف (9 / 392).

امام شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ خاوند بیوی کا نان و نفقہ واجب ہے، اور اگر اس کے بعد اس کے پاس کچھ مال بچ جائے تو پھر قریبی رشتہ دار پر خرچ کریگا " انتہی

دیکھیں: نیل الاوطار (6 / 381).

چنانچہ والدین کے نان و نفقہ پر بیوی کے نان و نفقہ کو مقدم کرنے میں علماء کرام کا کوئی اختلاف نہیں ہے، بلکہ بیوی اور اولاد کے متعلق علماء اختلاف کرتے ہیں کہ ان میں سے کس کو مقدم کیا جائیگا ؟

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

صحیح یہی ہے کہ وہ اپنے آپ سے شروع کرے، اور اس کے بعد بیوی اور اس کے بعد اولاد اور پھر والدین اور پھر باقی دوسرے رشتہ دار " انتہی

دیکھیں: فتح ذی الجلال و الاکرام (5 / 194).

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر خاوند پر واجب ہے کہ وہ اپنی بیوی سے شروع کرے، اور اگر اس کے بیوی بچوں کا واجب خرچ ادا کرنے کے بعد زیادہ ہو تو پھر اس پر واجب ہے کہ وہ اپنے والدین پر خرچ کرے.

واللہ اعلم